سوال

ﮦ کی شر(106) ثابت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مائے کرام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح کے علاوہ جو شبینہ پڑھایا جاتا ہے.جس میں قاری حضرات دو رکعت میں ایک پارہ قرأت کرتے ہیں اور مقتدی پیچھے کھڑے ہو کر سنتے ہیں اور اسی طرح رات ایک بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اور کئی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صورت میں دو تین باتیں قابل غور ہیں اولاً نماز نفل باجماعت ادا کرنا، ثانیاً نماز نفل کا اپنی طرف سے مقررہ اہتمام اور اس پر دوام واصرار کرنا۔ یعنی خاص وقت یا معین مہینہ میں اس کا خصوصی اہتمام کرنا۔ اوّل الذکر بات تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری باب اذا یزو

بخاری باب صلوۃ النوافل جماعۃ میں محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے سیدنا عتبان بن مالک کا واقعہ منقول ہے کہ رسول اکرم سیدنا عتبان کی فرمائش پر ان کے گھر تشریف لائے اور دو رکعت نماز باجماعت ادا فرمائی۔ (صحیح بخاری)

ری ۱/۱۰۸) مگر اس وصیت کے باوصف سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کو بدعت کہتے ہیں اس کی وجہ ذیل میں آرہی ہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ مجاہد کہتے ہیں : میں اور عروۃ دونوں مسجد میں داخل ہوئے :

ٰ الی حجرۃ عائشۃ واذا الناس یصلون فی المسـ(صحیح بخاری باب کم اعتمر النبی صحیح مسلم ۱/۴۰۹)

بداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور اس وقت کچھ لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا یہ بدعت ہے۔''

نماز متعدد سانید صحیحہ سے مروی ہے جیسا کہ اوپر صحیح بخاری کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ مقامِ غور ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہا نے اسے بدعت کیوں کہا؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں اس نماز کو باجماعت ادا کرنے کا دستور نہیں تھا۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم

ن صلوۃ الضحی بدعۃ وقد سبقت المسئلۃ فی کتاب الصلوۃ.))

یدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مُراد یہ تھی کہ نماز چاشت کو مسجد میں ظاہر کر کے پڑھنا اور اس کے لئے اجتماع واہتمام کرنا بدعت ہے نہ کہ نماز چاشت بدعت ہے''۔

م ابو بکر محمد بن ولید الطرطوشی لکھتے ہیں :

"محلہ عندی علی أحد وجہین انہم کانوا یصلونہا جماعۃ إما أنہا یصلونہا معا أو فذاذ علی ہیئۃ النوافل فی أعقاب الفرائض (کتاب الحوادث والبدع 40

''ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی اس نماز کو تو اس لئے بدعت قرار دیا کہ وہ اسے باجماعت پڑھ رہے تھے یا اس لئے کہ اکیلے اکیلے اس طرح پڑھ رہے تھے جیسے فرائض کے بعد ایک ہی وقت میں تمام نمازی سنن رواتب پڑھا کرتے ہیں۔ (کتاب الحوادث والبد۴۰)

دوسری مثال یہ لے لیں کہ سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الاّ اللہ کا وظیفہ اپنے اندر بڑے فضائل رکھتا ہے۔ اور مفسرین نے اس کو باقیات صالحات میں شمار کیا ہے یہ بلندی درجات اور نجات اخروی کا بہترین ذریعہ ہے مگر اس کے باوجود جب اسے خاص قیود اور غیر ثابت تکلفات والتزامات کے ساتھ پڑھ

((فَعُدُّوا سَيِّئَاتِكُمْ، فَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لَا يَضِيعَ مِنْ حَسَنَاتِكُمْ شَيْءٌ وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ هَؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ، وَهَذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ، وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ؟)) (سنن دارمی ٦١)

''تم اپنے گناہوں کو شمار کرو میں ضمانت دیتا ہوں تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ اے امت محمد تم پر افسوس ہے کہ تم کتنی جلدی ہلاکت میں مبتلا ہو گئے ہو ابھی تم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بکثرت موجود ہیں۔ ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھی پرانے نہیں ہوئے اور آپ کے استع

سے یہ ثابت ہوا کہ عبادت اور اطاعت جس طرح شریعت میں منقول ہو، اس کو اسی انداز میں ادا کرنا چاہیے یعنی جس ہیئت وصورت میں وہ عبادت ہوئی ہے، اس کو اسی طرز سے اپنانا چاہیے۔ اپنی طرف سے اس میں پابندیاں عائد کرنا، بغیر دلیل کے مطلق کو مقید کرنا، غیر موقت کو موقت کرنا یعنی کسی وقت کے

ذلم یوجد لہا ذلک التعین فی الشریعۃ کالإلتزام یوم نصف من شعبان وقیام لیلتہ۔"

یہ بھی بدعات سے ہے کہ کسی نیک عمل کی ادائیگی کے لئے اجتماع کی صورت میں ایک ہی آواز کے ساتھ ذکر کا التزام کرنا، عید میلاد النبی منانا اور اس کی مثل دیگر امور اور ان بدعات میں سے یہ بھی ہے کہ عبادات کو معین کرنا، معین اوقات کے ساتھ جن کی تعین شریعت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ ۱۵ شعبان اور

لہٰذا لوگوں کا نوافل کے لئے اہتمام، خصوصی شبینہ کرنا، اس کے لئے لوگوں کو تیار کرنا، اس پر اصرار کرنا سراسر سنت اور سبیل المومنین کے خلاف ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، فقہاء، محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس تکلف اور اہتمام کو پسند نہیں کیا۔ لہٰذا اس بدعت سے اجتناب کرنا چاہیے اور

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل